# مسلمانوں کی زہرہ گداز حالت اور پیغامِ عمل

(از مولوی عبدالعزیز صاحب ہوشیارپوری متعلم جماعت رابعہ مدرسہ رحمانیہ دہلی)

برادران ملت! دنیا کے اندر ہزاروں انقلابات آئے اور گذر گئے ہزاروں گدا بادشاہ بن گئے سینکڑوں بادشاہ بھیک مانگنے لگے سینکڑوں باغوں میں بہار آئی لیکن خزاں کے ہاتھوں برباد ہوگئے۔ ہزاروں بلبلیں چہچہائیں لیکن صیاد کے ہاتھوں قفس سے دوچار ہوئیں دنیا کی کوئی ایسی چیز نہیں جس نے حوادثات کے تھپیڑے نہ کھائے ہوں غرضیکہ دنیا کے اندر انقلابات آتے رہتے ہیں لیکن مسلمانوں کی حالت کے اندر جس طرح انقلاب برپا ہوا وہ بہت ہی عجیب ہے یہ افسانہ بہت ہی عبرت خیز ہے۔ مسلمان جس طرح تیزی کے ساتھ بیابان سے نکلکر ہفت اقلیم پر گھنگور گھٹاؤں کی طرح چھاگئے تھے اسی طرح اب نیچے جارہے ہیں وہ مسلمان جن سے قیصرو کسریٰ لرزہ براندام رہا کرتے تھے ان کے لئے یہ مہیب صدائیں آتی ہیں کہ "مسلمان کو ہندوستان میں رہنے کا کوئی حق حاصل نہیں" یہ وہی مسلمان ہیں ؎

زلزلے جن سے شہنشاہوں کے درباروں میں تھے ✣ بجلیوں کے آشیانے جن کی تلواروں میں تھے

حیف صد حیف مسلمانوں کی حالت صد درجہ انحطاط پذیر ہوتی جارہی ہے ان کے اندر فقدان عمل کا افسوسناک مرض پھیل چکا ہے دنیا کا ذرہ ذرہ انھیں دعوت عمل دے رہا ہے لیکن یہ ابھی خواب خرگوش میں مبتلا ہیں وہ قوم ہنود جو کہ صدیوں تک ہماری غلام تھی ہم سے پست اور ذلیل تھی آج ہم پر غلبہ حاصل کرنا چاہتی ہے اور کر رہی ہے۔ مسلمان ابھی غفلت میں ہیں۔ انھیں نہیں معلوم اس جمود کا کیا نتیجہ ہوگا مسلمانو! یہی غفلت تمہیں مٹا کر چھوڑے گی یہی جمود تمہیں فنا کرکے چھوڑے گا۔

• مسلمانو اٹھو اتفاق و اتحاد کا علم لیکر اٹھو پھر دیکھو تمہیں اس کا کیا پھل ملتا ہے۔ ہاں تم وہی مسلمان ہو جاؤ گے جس نے صحرا سے نکلکر ایران وروما کی سلطنت کو الٹ دیا تھا قیصرو کسریٰ کی گردنیں جھکا دی تھیں لیکن یہ کیسی بد قسمتی ہے کہ مسلمان آزادی کو ترس رہا ہے حالانکہ وہ دنیا کو آزادی کا سبق دینے آیا تھا آقا اور غلام کا فرق دور کرنے کیلئے آیا تھا مسلمانوں ہوش کرو اپنی حقیقت پر غور کرو تم کیا ہو تمہارے وجود کا کیا مقصد ہے اگر تم نے اپنی اصلیت کو پہچان لیا تو تمہارے دل سینوں میں تڑپنے لگیں گے تمہاری آہیں آسمانوں کو چیر کر عرش سے ٹکرائیں گی جب تک کہ تم تمام اقوام عالم کو نیچا دکھا کر اور پیچھے چھوڑ کر ترقی کا سہرا اپنے سر پر نہ رکھ لوگے۔ ہاں تم پھر وہی مسلمان ہو جاؤ گے جس نے دنیا کی سلطنتوں کے اندر ایک تھلکہ مچا دیا تھا تم نے ایک نیا عالم پیدا کردیا تھا تمہاری دن دگنی رات چوگنی ترقی کو دیکھکر تمام دنیا انگشت بدنداں تھی اے وہ قوم جسکو انتم الاعلون کے سنہرے خطاب سے ملقب کیا گیا تھا۔ دنیا تیرے مٹانے پر تلی ہوئی ہے تجھے خاک میں ملا دینے کے درپے ہے۔ لیکن تو ہے کہ سفر عمل اختیار نہیں کرتا۔ اٹھ اور اپنے منتشر شیرازہ کو جمع کر اور اپنی تجلی صداقت سے دنیا کی آنکھوں کو خیرہ کردے ؎

یہ خاموشی کہاں تک لذت فریاد پیدا کر ✣ زمیں پر تو ہو اور تیری صدا ہو آسمانوں پر

مسلمانوں اپنے اختلافات کی گتھی کو کسی دوسرے وقت سلجھانے کیلئے بالائے طاق رکھکر میدان عمل میں اتر آؤ کیونکہ

دنیا کی حالت نہیں پکار کر کہہ رہی ہے ؎

مسلم خوابیدہ اٹھ ہنگامہ آرا تو بھی ہو ✤ وہ چمک اٹھا افق گرم تقاضا تو بھی ہو

مسلمانوں تمہاری حبل حیات کو موذی کتر رہے ہیں تمہارے قافلے کے پیچھے رہزن لگے ہوئے ہیں اور تمہاری کشتی کو ڈبو دینا چاہتے ہیں اٹھو اور اپنے بیڑے کے متعلق یہ خیال کرتے ہوئے اٹھو کہ ✤ ہزار موجوں کی ہو کشاکش مگر یہ دریا سے پار ہوگا"

مسلمانو! تجارت کرنا تمہارا کام تھا نرمی سے پیش آنا اور اطاعت رسول مسلمانوں کا کام تھا لیکن اب ایسی بداخلاقی برتتے ہیں جس سے انکا نقصان ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کے اوپر ایک زبردست دھبہ آتا ہے۔ مسلمانوں تمہارے طرز وطریقے غیر مسلموں نے سیکھے جن کی وجہ سے وہ ترقی کی منزلیں طے کرتے چلے جاتے ہیں کیا علامہ اقبال نے کچھ غلط کہا ہے ؎

اڑالی طوطیوں نے قمریوں نے عندلیبوں نے ✤ چمن والوں نے ملکر لوٹ لی طرز فغاں میری

مسلمانوں ہم نے اپنی تمام خوبیاں گنوا دیں اور دنیا کی مغضوب قوموں کی برائیاں سیکھ لیں۔ ہم نے اپنوں کے ساتھ دغا بازی کی اور غیروں کے در پر ذلتوں کے ساتھ جھکنے لگے۔ ہم نے مانگنے کیلئے اپنے خدا کے آگے ہاتھ نہیں پھیلایا بلکہ بندوں کے دسترخوان کے گرے ٹکڑے چننے لگے۔ مسلمانوں تمہارے خدا نے تمہارے ساتھ کونسا گناہ کیا جس کی وجہ سے تم نے اس کو چھوڑ دیا اسے چھوڑ کر کونسی دولت و نعمت تمہارے ہاتھ میں آگئی خدا سے بڑھکر اور کون مجسمہ خوبصورت تھا جس کی محبت میں تم اسے چھوڑ رہے ہو۔ تم غیروں کے در پر ٹھوکریں کھانے کیلئے جاتے ہو۔ لیکن خدا کی طرف نہیں جاتے جو تم کو اپنی آغوش محبت کے اندر جگہ دے اگر تم محبت کے بھوکے ہو تو الرحمن الرحیم سے بڑھکر اور کونسا حسین ہے جس کے عشق میں تم نے اسے خیرباد کہا اور اگر تم رزق کے چاہنے والے ہو تو خدائے رازق سے بڑھکر اور کون تم کو مل گیا ہے جس کے خزانوں سے مالامال ہونا چاہتے ہو۔ اگر تم محنت و مزدوری کے طلبگار ہو تو رب العالمین سے بڑھکر اور کون مل گیا ہے جو تم کو اس کا بدلہ دیگا۔ مسلمانو! تم نے اس کو چھوڑ دیا لیکن وہ تم کو پکار کر کہہ رہا ہے اے میرے در سے بھٹکنے والو کوئی ہر طرف سے کٹکر میری طرف آنے والا ہے کہ میں اسے اپنے سینہ سے لگالوں۔ کوئی میرے آگے آہ و زاری کرنے والا ہے کہ میں اسے تسکین دوں۔ کوئی میرے در کا گدا ہو جانیوالا ہے کہ میں اس کا ہو جاؤں۔ اے شاہراہ ترقی پر چڑھنے والو تم غیروں کے در پر ٹھوکریں کیوں کھانے جاتے ہو تم میری آغوش محبت سے کیوں بھاگتے ہو حالانکہ میں تو وہ ہوں اگر ایک بالشت تم میری طرف آؤ تو میں ایک ہاتھ بڑھکر تم سے ملوں اگر ایک ہاتھ میری طرف آؤ تو میں ایک گز بڑھکر تمہارا استقبال کروں"

مسلمانو! اللہ کی اس صدائے لایزال کو سنو اس سے بے اعتنائی نہ برتو۔ تم نے مدتوں غیروں کے در پر جبیں سائی کی ہے۔ تم نے صدیوں تک سرکشوں کی پرستش کی ہے۔ تم نے اپنے دامنوں کو گناہ اور معصیت کے پھل سے بھر لیا ہے۔ تم نے دیکھ لیا کہ ایک چوکھٹ سے سرکشی کی تم سے ساری دنیا کس طرح سرکش ہوگئی ایک کے روٹھنے سے تمام دنیا تم سے روٹھ گئی۔ مسلمانو! اب بھی مان جاؤ۔ اب بھی باز آجاؤ گناہوں کو آزما چکے آؤ تقویٰ اور راستبازی کو بھی آزمالیں سرکشیوں کا مزہ چکھ چکے آؤ اطاعت کا بھی مزہ چکھ لیں۔ غیروں سے رشتہ جوڑ کر تجربہ کر چکے آؤ پھر ملکر اسی ایک کے کیوں نہ ہو جائیں جس سے کٹکر ذلتوں۔ خواریوں ٹھوکروں اور راندگیوں کے سوا کچھ بھی نہ ملا۔

مسلمانو بہت سو چکے اب بھی چونک پڑو بہت گم ہو چکے اب بھی اپنے آپکو پالو۔ مسلمانو ہوش میں آؤ زمانے کی روش کو سمجھو۔ زمانہ بدل گیا ؎

زمانے کے انداز بدلے گئے ✤ نیا راگ نئے ساز بدلے گئے

مسلمانوں بہت پستی میں گر پڑے ہو اس پستی سے نکلنے کا صرف ایک ہی راستہ ہے تمہارے سفر عمل کا پہلا قدم یہ ہو توبہ کرو اللہ کے آگے اپنی تمام طاقتوں اور قوتوں کو ہیچ سمجھتے ہوئے جاؤ اس سے بغاوت اور سرکشی چھوڑ دو اس کے عشق اور حمیت کی دھن میں بدمست ہو جاؤ اور اس کے آگے عاجزی اور انکساری کے ساتھ اس طرح دوڑو اور اس قدر تڑپو کہ اسکو تم پہ رحم آجائے اور وہ تم کو اپنی آغوش محبت میں اٹھائے اور وہ تمہیں پہلے کی طرح سب کچھ بخشدے۔ مسلمانو! یاد رکھو اگر تم کو اپنا مال و متاع خدا سے زیادہ عزیز ہے کہ اس کو نہ دوگے اگر تمہاری جانیں اس سے زیادہ عزیز ہیں کہ اس کے لئے دکھ میں ڈالو گے۔ اگر تمہارے دلوں کی آہیں تمہارے جگر کی ٹیس اور تمہاری آنکھوں کے آنسو اس کے لئے نہیں رہے بلکہ غیروں کے مال ہوگئے ہیں تو یقین کرو وہ بھی تمہارا محتاج نہیں ہے۔

اللہ مومنوں سے ان کے دشمنوں کو ہٹاتا رہتا ہے۔ ان لوگوں کا ساتھی نہیں ہوتا جو اس کی بخشی ہوئی طاقت کے امانت دار نہیں اور شکر گذاری کی جگہ کفران نعمت میں سرشار ہیں یاد رکھو محض فکری وسائل سے تم اپنے کھوئے وقار اور دولت کو نہیں حاصل کر سکتے جب تک کہ تم اپنے عمل اور اجتماعی عمل پر استواری اور مضبوطی کیساتھ قائم نہیں ہوتے اسوقت تک تمہارا کھویا ہوا وقار اور تمہاری چھنی ہوئی دولت واپس نہیں مل سکتی۔

اے نادانو! تم نے خدا کو چھوڑ دیا تو کیا تمام دنیا کی قوت نے تم کو نہیں چھوڑ دیا۔ تم اس کے آگے جھک کر مغرور ہو گئے تو کیا یہ نہیں ہوا کہ تمام دنیا تم سے مغرور ہو گئی اگر تم اس سے پھر گئے تو تمام دنیا تم سے کیوں نہ پھر جائے۔ مسلمانوں خدا کا دروازہ رحمت کبھی بھی بند نہیں ہوتا اس سے بغاوت اور سرکشی چھوڑ دو اس سے جنگ جاری رکھکر تم کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتے دنیا کا ہر دروازہ تم پر بند ہو سکتا ہے لیکن اس کا ایک دروازہ ہے جو کھلنے کیلئے ہے۔ بند ہونے کیلئے نہیں۔ تم اس کے دروازے سے ہزاروں مرتبہ بھاگو لیکن وہ پھر بھی تمہاری آمد کا منتظر ہے۔ مسلمانوں میں اپنی بات پر پھر یوسفی اصرار کرتا ہوں کہ تم اپنی حالتوں کو درست کرلو۔ اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہیں کر سکتے تو شکوہ مفلسی کیا؟ یہ گلہ احتیاج کیسا؟

اے ترقی کی راہ میں گامزن ہونے والو غیر اقوام ہمیشہ اس سعی پیہم میں ہیں کہ مسلمانوں کو اس صفحہ گیتی سے حرف غلط کی طرح مٹا دیا جائے۔ ہاں مسلمانو میدان عمل میں سینہ تان کر نکل آؤ۔ آہ مسلمانو! کیا غیروں کے در پر سجدے کرنے کیلئے تم ہی رہ گئے تھے ہاں خدا سے نافرمان اور سرکشی کرنے کا ٹھیکہ تم نے ہی لیا تھا۔ آہ مسلمانوں کیا تم نے اتفاق کر کے اس سے بیوفائی کا سہرا اپنے سر ہی لیا تھا کیا تم نے قسم کھائی کہ ہم ایک ہی وقت میں اس سے بھاگیں گے ایک ہی وقت میں اس کی محبت کی بستیاں اجاڑیں گے۔ مسلمانوں تم سے پہلے خدا نے عذاب نازل کرنے میں اتنی تاخیر نہیں کی آؤ ہم سب مل کر اسی کے دروازہ پر جھکیں ہم اسوقت تک ترقی پر پہنچ نہیں سکتے جب تک کہ اپنے دوست کو راضی نہ کرلیں۔ اے مسلم اگر تیری یہی حالت رہی تو سرکشیوں اور نافرمانیوں کے اندر مبتلا رہا تو یقین کر کہ خدا کا عذاب بھی دور نہیں اس عذاب سے بچنے کا انتظام کرلیں اور اسکو اپنے سے راضی کرلیں۔ اور قرن اولیٰ کی اپنے اندر شان پیدا کرلیں۔ آج ہم دنیاوی امور میں ایسے منہمک ہوگئے کہ ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ بانی اسلام کا ایک ادنی سا نام لیوا۔ پھٹے پرانے کپڑے پہنتا تھا اور فقیروں کی طرح راہ سے گذر جاتا تھا لیکن کسی کی مجال نہیں کہ اس غریب کی طرف ترچھی نگاہ اٹھائے

وہ زمیں پر سونے والے بادشاہی کر گئے + اور محلوں میں غلامانہ رہا کرتے ہو تم

اے نوجوانان اسلام اپنی حالتوں کو سدھارو عمل کے میدان میں اتر آؤ ابھی وقت اپنے ہاتھوں سے نہیں گیا ہے